OPEN ACCESS
Tadabbur-e-Uloom-e-Islamia Research Journal (TUIRJ)
www.tadabburjournal.com
Peer Reviewed Journal
ISSN (print):
ISSN (online):

Tadabbur-e-Uloom-e-Islamia (TUIRJ)
Volume:2, Issue: 1, January 2021

اصلاح معاشرہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ کی کاوشوں کا تحقیقی جائزہ

A factual review of the efforts of Shaykh-ul-Hadeeth Maulana Muhammad Siddique in reforming society

Published: 01-01-2021
Accepted: 10-10-2020
Received: 08-09-2020

Dr.Hafiz Wajid Mahmood
Associate Lecturer ,The Islamia University Raheem yar khan Campus Pakistan
Email: wajidmahmood7575@gmail.com

Abstract:

Introduction of topic:- in different eras of this transitory world. There have been great men of different status. Some people got worldly distinction such as great wrestlers,kings,rulers,officers,politicians,philosophers, the rich and industrialists etc. But the distinction in the mundane affairs is not a secrete of true success.This world is trials and trabulations for the here after. It means,"as you sow, so shall you reap."Everyone who is living in world,he is striving his way either to heaven or hell. The real success lies in this fact that a person who tries to achieve eternal success remains successful through out his life. In other words, the person who has perfect religious knowledge and in his deeds, he will be great and successful. The educational and practical distinction are the signs of a person's greatness. According to this standard, righteous, saints, scholars, and philosophers were not only got a high standard due to their God-giffted abilities but also they impressed the humanity too. The Scholar of Hadith Maulana Muhammad Siddique is one of those successful and great person who strictly followed the right path and forbade the bad deeds. At last, he passed away while sparing no moment for the betterment and prosperity through his oratory and sermons. Maulana Muhammad Siddique was a successful teacher, reformer and benefactor who reformed millions of the people by his character, speeches, sermons and arranging religious meetings through his deeds and character. In the field of education, he was brilliant and an able teacher and in his discussions, he was kind hearted, civilized and in his discource. He was a well wisher of the humanity.

Key Words: wrestlers, Kings, Rulers, Officers, Politicians, Philosophers, Industrialists, Religious, Hadith, Siddique, Teacher, Civilized.

تمہید

غیر اسلامی نظریات کے تدارک اور عوام کی اصلاح کے لیے انبیاء کے بعد ہر دور میں ایسی ہستیوں کو مامور کیا گیا جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ظلمت و گمراہی کی گرد کو ہٹایا، لوگوں کی اصلاح کی اور اسلامی تعلیمات کے تشخص کو برقرار رکھا۔ پاکستان کو معرضِ وجود میں آنے کے بعد اندرونی درپیش مسائل (تعلیمی طبقاتی امتیاز، اسلامی قوانین کا نفاذ، اخلاقی، ثقافتی، معاشرتی و معاشی مسائل) کے علاوہ عالمِ اسلام، جو کہ مختلف ریاستوں میں بٹا ہوا تھا، ان میں اتحاد و اتفاق کا فقدان اور مذہبی و لسانی فرقہ وارانہ اختلاف عام تھے۔ ان ناگفتہ بہ حالات اور درپیش مسائل میں اُمت کی رہنمائی اور اصلاح احوال کے عظیم کام کو جن ہستیوں نے سرانجام دیا اُن میں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ کا نامِ نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ نے اپنے اسلاف کی پیروی کو اپنی ذمہ داری سمجھ کر اُمتِ مسلمہ بالعموم تمام عالمِ اسلام اور بالخصوص پاکستان کے عوام میں اتحاد و اتفاق، شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ، فرقہ واریت کے خاتمے،، غیر اسلامی افکار کے تدارک اور اصلاحِ نفس (احکامِ الٰہی کی پابندی اور اطاعتِ رسول کی تلقین) کے لیے تدریسی، تعلیمی و تربیتی اور تقریری اقدامات کیے۔ ابتداءً شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق کی حیاتِ طیبہ کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

شیخ ولادت سے طفولیت تک

نام و نسب، پیدائش

"محمد صدیق بن نبی بخش بن اکبر دین بن ابراہیم، کنیت: ابو الفاروق قوم: ارائیں"[(1)]

اپنی پیدائش کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیثؒ رقمطراز ہیں:

"میری پیدائش ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۲۶ء ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک دیہات چک نمبر ۲۵۱ گ ب اُگی میں ہوئی"[(2)]

تعلیم

سکول کی تعلیم مڈل تک اپنے علاقے میں حاصل کرنے کے بعد اپنے گاؤں کی مسجد میں مولانا عبدالمجید مظاہری رحمہ اللہ[(3)] سے فارسی سے لیکر المختصر القدوری تک کتابیں پڑھیں۔ ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد مولانا محمد صدیقؒ کو مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ خیر المدارس جالندھر بھیج دیا گیا، جس کا تذکرہ کرتے ہوئے شیخ الحدیثؒ لکھتے ہیں:

"جب المختصر القدوری تک کتابیں پڑھ لیں تو مولانا فتح دین[(4)] اور مولانا عبدالمجید مظاہری نے رقعہ دیکر جامعہ خیر المدارس جالندھر مزید تعلیم کیلئے بھیج دیا، وہاں جاکر کنز الدقائق، کافیہ اصول الشاشی، ترجمہ قرآن مجید پڑھا، چار سال وہاں تعلیم حاصل کی۔ پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد جامعہ خیر المدارس کو جالندھر انڈیا سے ملتان پاکستان منتقل کر دیا گیا جہاں آپ نے 1948ء میں دورہ حدیث کیا اور تعلیم مکمل کی۔[(5)]

تدریس:

فراغت کے بعد اپنے مادر علمی جامعہ خیر المدارس ملتان میں ہی پڑھانے کا شرف حاصل ہوا جس کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں:

"فراغت کے بعد مولانا خیر محمد جالندھری(6) نے یہ کہہ کر بلایا کہ آجاؤ طریقہ تعلیم سیکھتے رہنا مناسب جگہ ملنے پر آپ کو بھیج دیا جائے گا۔ ایک سال میں تکمیل کے اسباق پڑھے اور فارسی کے کچھ اسباق بھی پڑھائے۔ اگلے سال یعنی ۱۳۷۰ھجری کو حضرت الاستادؒ کی طرف سے ایک خط موصول ہوا جس میں مستقل مدرس بمشاہرہ ستر روپے مقرر فرمایا۔"(7)

درس بخاری

درس بخاری شریف سے پہلے تین سال تک آپ نے جامعہ میں ترمذی شریف پڑھائی جامعہ کے صدر مفتی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیروی(8)ؒ نے ۱۴۰۰ھ میں بخاری شریف پڑھانے کا حکم فرمایا۔ کئی سال تک بخاری شریف جلد ثانی پڑھاتے رہے۔ حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب ڈیرویؒ کے بعد علامہ محمد شریف کشمیری(9)ؒ شیخ الحدیث کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے اس عرصہ میں بدستور بخاری شریف جلد ثانی پڑھانے کا اعزاز مولانا محمد صدیقؒ کو حاصل رہا۔

شیخ الحدیث کے منصب پر

علامہ محمد شریف کشمیریؒ اخیر عمر میں کافی علیل ہوگئے زندگی سے وفا کی امیدیں ختم ہوتی نظر آنے لگی، علم وعرفان کا چراغ ٹمٹمانے لگا تو علامہ صاحبؒ نے حضرت شیخ الحدیثؒ کو بخاری شریف جلد اول پڑھانے کا حکم دیا، آپ نے اس کو سعادت عظمیٰ سمجھتے ہوئے قبول فرمایا اور بخاری شریف جلد اول کا درس دینا شروع کر دیا۔ ہزاروں ملکی وغیر ملکی وفاقی وغیر وفاقی تشنگانِ علوم بخاری پڑھنے آئے، آپ کے درس میں بیٹھے، آپ کے علمی سمندر میں سے حصہ لیا۔ اور عرب وعجم، ایران وافغانستان، الغرض دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ کا دین پھیلانے چلے گئے۔

بخاری جلد اول پڑھانے کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"مکمل بخاری شریف کا سبق علامہ محمد شریف صاحب کشمیری مرحوم نے وفات سے قبل ہی ۱۴۰۸ھ میں میرے ذمہ لگا دیا تھا تقسیم اسباق کے موقعہ پر بعض اساتذہ نے کچھ حصہ کی خواہش کا اظہار کیا تو اساتذہ کے سامنے فرمایا محمد صدیق حیاؤ ویتا میرا ساتھی ہے بخاری اس کے پاس رہنے دو۔ اس کے بعد سے اب تک الحمدللہ بخاری شریف کے طلباء کی خدمت جاری وساری ہے"(10)

۱۴۲۲ھ تک حضرت شیخ الحدیثؒ صحیح بخاری مکمل پڑھاتے رہے پھر جب ضعف بڑھ گیا تو آپ نے صحیح بخاری جلد اول پر اکتفاء کیا اور جلد ثانی استاذ الحدیث مولانا منظور احمد صاحب کو دے دی۔ الحاصل آپؒ نے صحیح بخاری جلد اول ۳۰ سال اور جلد دوم ۲۲ سال پڑھائی اور مجموعی طور پر آپ کو بخاری شریف پڑہانے کا ۳۸ سال شرف حاصل رہا۔ اور جامعہ خیر المدارس میں پڑھانے کا آپ کا زمانہ ۶۹ سال کا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ سے صحیح بخاری پڑھنے والوں کی تعداد

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ نے جامعہ خیر المدارس میں 38 سال صحیح بخاری پڑھائی۔ اس زمانہ میں اندرون وبیرون ملک سے آپ کے پاس بخاری شریف پڑھنے والوں کی تعداد جامعہ خیر المدارس کے دفتر تعلیمات کے ریکارڈ کے مطابق ۴۰۲۶ ہے۔ جس کی فہرست ۹۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

سفر آخرت

آپؒ کی عمر تقریباً ۹۰ برس تھی۔ ضعف وعلالت کا سلسلہ چل رہا تھا، وفات سے تین روز قبل آپؒ کو نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کرایا گیا جہاں آپ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ بمطابق ۱۸ فروری ۲۰۱۶ء جمعرات کی صبح تقریباً ۸ بجے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا اللہ وانا الیہ

راجعون۔ قلعہ قسم باغ میں آپ کی نمازِ جنازہ ورثاء کی درخواست پر مولانا عزیز الرحمن جالندھری (ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے پڑھائی۔ آپ کو جامعہ خیر المدارس سے آدھا کلو میٹر دور، مشرق کی جانب منظور آباد قبرستان میں اکابر علماء کرام کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا(11)

تدریسی خدمات

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ کا منفرد انداز تدریس

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ اپنے منفرد طرز تدریس، نظام تعلیم، نظام تربیت اور طلباء کی خیر خواہی و محبت کی وجہ سے علمی حلقوں میں معروف و مشہور ہوتے تھے۔ درس میں ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے شفیق روحانی والد اپنے بچوں سے بالکل محبت بھرے کھلے ماحول میں اعتدال بھرے انداز میں محو گفتگو ہو۔ طلبہ کے ساتھ خصوصی شفقت کا معاملہ فرماتے، جس کا لفظوں میں اظہار ممکن نہیں۔ جہاں تک علم کے حروف ونقوش، کتابی معلومات اور فنی تحقیقات کا تعلق ہے ان کے شناوروں کی اب بھی زیادہ کمی نہیں، اور شاید آئندہ بھی ایسا ہو، مگر اخلاص، دین کی سچی لگن اور تڑپ وہ جنس گراں ہے جو خال خال ہی ملتی ہے۔

دو باتیں خاص طور پر آپ کے درس کی خصوصیات میں محسوس ہوتی تھیں ایک تو آپ مشکل سے مشکل مسئلہ کو اپنے کمالِ تفہیم کی بناء پر نہایت آسان تعبیر اور دلچسپ پیرائے میں طلباء کرام کو نہ صرف سمجھا دیتے تھے بلکہ ذہنوں میں انڈیل دینے پر آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ دوسرے یہ کہ آپ کی دورِ حاضر کے فتنوں اور گمراہیوں پر گہری نظر تھی اور جن آیات و احادیث سے گمراہ فرقے استدلال کرتے ہیں آپ ان کے استدلال کا جواب اور ان آیات و احادیث کی صحیح توجیہ و تشریح اہل سنت والجماعت کی تحقیقات کے مطابق ضرور بیان فرمایا کرتے تھے۔

آپ کی تدریسی خصوصیات پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا عبد القیوم حقانی رقمطراز ہیں:

شگفتہ اندازِ بیان اور تدریسی کمالات

"میں نے انہیں ادق سے ادق علمی مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے سنا، جنہیں وہ وضاحت و صراحت کے ساتھ اور بہت ہی شگفتہ انداز میں بیان کرتے ہوئے دل موہ لیتے تھے۔ انہیں اللہ پاک نے بہترین تدریسی صلاحیتوں اور علمی جامعیت سے نوازا تھا۔ علوم الحدیث میں آپ کی مہارتِ تامہ کی ایک دنیا معترف ہے۔ تفسیر، حدیث، اصولِ تفسیر اور اصولِ حدیث، فقہ و افتاء، سیرت اور فلسفہ و کلام پر بھرپور دسترس کے علاوہ مضمون نگاری میں بھی آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ مولانا محمد صدیقؒ علم حدیث کے سرخیل تھے، تاریخ و تذکرہ سے بھی خصوصی شغف رکھتے تھے۔ فقہ و تفسیر ان کی تدریسی جولان گاہ تھی، ادب و لغت اور فصاحت و بلاغت کے نابغہ تھے۔ تحقیق و تدقیق اور علمی و فنی تعارضات میں توفیق و تطبیق کے شہسوار تھے۔ بحر معرفت کے غواص اور روحانیات کے شناور تھے۔

مسجد نبوی شریف میں درس حدیث

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ کا علمی و روحانی فیض صرف جامعہ خیر المدارس تک محدود نہیں رہا بلکہ آپ کو مسجد نبوی شریف میں بھی درس حدیث دینے کا شرف حاصل ہے۔ چنانچہ مولانا حکیم خلیل احمد صدیقی مہاجر مدنی رقمطراز ہیں:

"حضرت مذکور الصدر کا علمی اور رحانی فیض خیر المدارس میں مختلف بلاد و امصار سے آنے والے طلباء کے لئے مخصوص نہیں تھا بلکہ اہل عرب بھی ان سے فیض یاب ہوتے تھے چنانچہ میں نے دیکھا کہ مدینہ منورہ میں علماء اور اساتذہ حدیث حرم نبوی میں حضرت کو کئی روز حدیث کی کتابیں سنا کر اجازت حدیث حاصل کرتے تھے"۔(12)

آپ کے مدنی شاگردوں میں سب سے زیادہ مشہور ایک شامی عالم شیخ محمد صفوان داؤدی ہیں، جو عرصہ دس سال تک ہر شعبان اور رمضان میں عمرہ کے موقع پر عصر تا مغرب پڑھتے تھے۔ چنانچہ مفتی محمد شکیل رقمطراز ہیں:

"آپ کو ۱۹۸۲ء سے ۲۰۱۵ء تک مسلسل دربارِ رسالت ﷺ سے بلاوا آتا رہا۔ آپ نے متعدد حج کیے، عمرہ کے لئے تو ہر سال حاضر ہوتے، مدینہ منورہ میں بھی درس حدیث کا سلسلہ جاری رہا، چنانچہ شامی عالم، شیخ صفوان داؤدی نے آپ سے مکمل صحاح ستہ کئی سال عصر سے مغرب کے درمیان پڑھیں۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب کے پوتے اور مولانا عبدالرحمن کوثر حفظہ اللہ کے بیٹے آپؒ سے صحاح ستہ و دیگر کتب مدینہ منورہ میں پڑھ رہے تھے۔ آپ یکم رمضان المبارک کو تشریف لے جاتے اور عید وہیں کرکے واپس آتے، حدیث مبارک کے آداب کی وجہ سے باوجود پیرانہ سالی اور معذوری کے آپ روزانہ کپڑے تبدیل فرماتے"۔(13)

دروس قرآن وحدیث ووعظ وبیان

آپ مختلف مقامات پر وعظ وبیان اور درس قرآن وحدیث کے لئے تشریف لے جاتے تھے آپ کے وعظ وبیان سے ہزاروں لوگوں کی زندگیاں تبدیل ہوئیں اور سینکڑوں لوگوں کے عقائد ٹھیک ہوئے۔ اور آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر بیسیوں لوگ علم دین حاصل کر کے علماء اور فقہاء کی صف میں شامل ہوئے۔ جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

درس قرآن جامع مسجد الخیر جامعہ خیر المدارس ملتان

ابتداء جامع مسجد الخیر جامعہ خیر المدارس میں حضرت مولانا خیر محمد جالندہریؒ درس قرآن دیا کرتے تھے۔ حضرت جالندہریؒ کی وفات کے بعد مشورہ ہوا کہ اب اس درس قرآن کے سلسلہ کو کون برقرار رکھے، تو مشورہ میں حضرت شیخ الحدیثؒ کا نام طے پایا۔ چنانچہ آپؒ نے اپنے شیخ ومربی مولانا خیر محمد جالندہریؒ کے ایصال ثواب کے لئے درس قرآن کریم کا آغاز کیا۔ مولانا محمد صدیقؒ کا درس قرآن انتہائی سہل اور جامع ہوتا تھا اولا قرآن پاک سے ترجمہ کرتے پھر تفسیر عثمانی سے مختصر تفسیر پڑھ کر سناتے اور اس کے بعد تفسیر بیان القرآن اور تفسیر معارف القرآن کی روشنی میں تفسیر بیان کرتے اور کبھی مدارک التنزیل سے بھی تفسیری نکات بیان کرتے۔ باوجود ضعف وعلالت کے حضرتؒ نے اس سلسلہ کو خوب نبھایا اور دو مرتبہ درس قرآن مجید کی تکمیل فرمائی، تیسری مرتبہ تقریبا ۲۰ پارے ہوئے تھے کہ ضعف ونقاہت اور امراض کے غلبہ کی وجہ سے اس سلسلہ کو صحت یابی کی امید پر مؤخر فرمادیا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کی وفات کے بعد جامعہ خیر المدارس کے استاذ مولانا محمد ازہر اس سلسلہ کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کے درس قرآن کے متعلق سید کفیل بخاری رقمطراز ہیں!

"مولانا ایک طویل عرصہ جامعہ خیر المدارس کی مسجد میں بعد نمازِ فجر درس قرآن ارشاد فرماتے رہے جس سے سینکڑوں مسلمانوں کے عقائد واعمال کی اصلاح ہوئی"۔(14)

درس قرآن مسجد قباء بیرون دہلی گیٹ ملتان

جامع مسجد قباء المعرف بیری والی مسجد باغبانپورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان میں بھی حضرت شیخ الحدیثؒ ایک عرصہ تقریبا ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء تک روزانہ بعد العصر درس قرآن دیتے تھے۔ مسجد کے متولی جناب حاجی مقبول احمد صاحب کا بیان ہے کہ

"حضرت کا درس انتہائی عام فہم ہوتا تھا اور مشکل مسائل کو آسان اور عوامی انداز میں بیان فرماتے تھے کہ مسائل کی پیچیدگی کا احساس بھی نہ ہوتا تھا"۔(15)

جھنگ میں خطبات جمعہ ووعظ وبیان

جھنگ میں ۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر محمد ناصر صاحب (فاضل جامعہ خیر المدارس) کے والد محترم حاجی محمد یوسف مرحوم کی دعوت پر وعظ وبیان کا سلسلہ شروع ہوا جو تقریبا۱۹۹۵ءتک بر قرار رہا، اکثر شیخ الحدیثؒ جمعرات کو شام کے وقت جھنگ تشریف لے آتے عشاء کے بعد مسجد سیدنا ابو بکر صدیقؓ المعروف دھجی والی مسجد نزد کوتوالی تھانہ میں درس قرآن ہوتا تھا درس قرآن کا یہ سلسلہ تقریبا۱۵سال تک جاری رہا۔ متولی جامع مسجد ابو بکر صدیقؓ حاجی محمد علی (سابق صدر انجمن تاجران تحصیل بازار جھنگ) بیان کرتے ہیں:

"حضرت کے درس قرآن میں بہت تاثیر ہوتی تھی، بہت دور دور سے لوگ آپ کا درس قرآن سننے کے لئے آتے تھے، بیان کا انداز اصلاحی وعلمی اور غیر فرقہ وارانہ ہوتا تھا، کہ مولانا کہ درس قرآن اور جمعہ پڑھانے کی وجہ سے مسجد کی آبادی بہت بڑھ گئی تھی اور لوگوں میں دین پر چلنے کا شوق پیدا ہوا، مزید فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں ایسا بے لوث خدمت کرنے والا عالم نہیں دیکھا، اصرار کے ساتھ سفر خرچ دیا جاتا لیکن پھر بھی اکثر نہیں لیتے تھے۔ جمعۃ المبارک کے بعد عوام الناس کے مسائل سنتے اور دعائیں فرماتے"(16)

تبلیغی وفکری اثرات

مولانا محمد اظہار الحق (فاضل جامعہ خیر المدارس) فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے بیانات کے نتیجے میں میں اور ڈاکٹر محمد ناصر صاحب علم دین پڑھنے کی طرف متوجہ ہوئے، اور جامعہ خیر المدارس میں حضرت کی سرپرستی میں تعلیم حاصل کی، اب ماشاء اللہ دونوں حضرات مختلف جگہوں پر دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، مولانا محمد اظہار الحق چناب کالج جھنگ میں اسلامیات لیکچرار ہیں نیز جامع مسجد ابو بکر صدیقؓ المعروف دھجی والی مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، اور ڈاکٹر محمد ناصر پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ میں اسلامیات کے لیکچرار ہیں، علاوہ ازیں مختلف کتب کے مصنف بھی ہیں۔

"جامع مسجد ابو بکر صدیق کے علاوہ جامع مسجد عثمانیہ میں جمعہ کا بیان ہوتا تھا اور خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ حضرت دھجی والی مسجد میں ادا فرماتے تھے، جب ڈاکٹر محمد ناصر صاحب پی ایچ ڈی کر کے گھر آ گئے تو جامع مسجد عثمانیہ میں انہوں خطبہ جمعہ کے فرائض سرانجام دینا شروع فرمادیے تو مولانا محمد صدیقؒ نے مسجد طہ مچھلی بازار میں جمعہ کا بیان شروع فرمادیا وہاں ایک بجے جمعہ ہوتا تھا اور دھجی والی مسجد میں ڈیڑھ بجے جمعہ ہوتا تھا تو دھجی والی مسجد میں آکر خطبہ جمعہ ونماز جمعہ ادا فرماتے"۔(17)

اصلاح معاشرہ کے لئے مولانا محمد صدیقؒ کی تحریری کاوشوں کا تحقیقی جائزہ

آپ ہمیشہ پاکستان میں امن کے خواہاں تھے اور آپ پاکستان کو مسجد کی طرح مقدس سمجھتے تھے۔ آپ کا نظریہ یہ تھا کہ رعایا اگر اپنے اعمال کی اصلاح کرلے اور ووٹ دیانتدار اور دین کا درد رکھنے والے امیدواروں کو دیں تو ملک میں بہت جلد تبدیلی آسکتی ہے۔ آپ نے مدارس اہل مدارس، دینی جماعتوں واداروں کی اصلاح کے لئے مختلف تحقیقی مقالہ جات ومضامین لکھے جو مختلف رسائل کی زینت بنے ۔ آپ کے مطبوعہ مقالہ جات کی تعداد تقریبا۲۵ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. قائد اعظم کا پاکستان
2. حکومت الٰہیہ اور نظام مصطفی ﷺ
3. ایک طالب علم کی ایوان بالا میں حاضری
4. صدر پاکستان کی خدمت میں
5. ملک عزیز میں فسادات کا ذمہ دار کون؟

6. توہین رسالت دہشت گردی ہے
7. اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی انقلاب کیسے آئے؟
8. تحفظ حقوق نسواں بل کے معاشرے پر اثرات
9. پاکستان کو آفات سے بچائیے
10. آزمائے ہوؤں کو مت آزمائیں
11. اسلامی عادلانہ نظام اور سرمایہ داری ظالمانہ نظام کا تقابلی جائزہ
12. اسلام میں ناموس رسالت کا مقام
13. دینی مدارس میں انگریزی علوم داخل کرنے کے نقصانات
14. تحریک اتحاد بین المذاہب اسلام کے آئینے میں
15. ایک غلط فہمی کا ازالہ
16. دینی جماعتوں کے لئے لمحہ فکریہ
17. دینی مدارس میں فارسی کی حفاظت کیجئے
18. مدارس میں تحریک تقسیم ابواب یا ترمیم نصاب
19. دینی جماعتوں کا اتحاد ضروری کیوں؟
20. مدارس کو کیسے بچائیں؟ اہل مدارس کی خدمت میں
21. بدعت سے اپنی حفاظت فرمائیں
22. اجتماعی اعتکاف
23. سربراہان تنظیمات مدارس دینیہ کی توجہ کے لئے
24. مدارس دینیہ کی حفاظت اور علماء کرام کی ذمہ داریاں
25. عمر رفتہ کی چند شیریں یادیں

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق نے اصلاح معاشرہ کے مختلف مضامین اور کتابچے لکھے جو مختلف اخبارات اور رسائل میں چھپے، آپ پاکستان کے حالات کو دیکھ کر بہت افسردہ ہوتے تھے، اور ان حالات سے نکلنے کے لئے راہنمائی فرماتے رہتے تھے، آپ کا موقف یہ تھا کہ ان تمام حالات کی خرابی کی بنیادی وجہ اللہ رب العزت کی نافرمانی ہے، اس لئے جب تک ہم گناہوں سے نہیں بچیں گے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو صحیح معنیٰ میں ادا نہیں کریں گے اس وقت تک معاشرہ میں اطمینان اور سکون محال ہے۔ ذیل میں آپ کے چند مضامین و مقالات کا خلاصہ اور ان کے مصادر کو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

قائد اعظم کا پاکستان

آپ کا یہ مقالہ ۲۳ صفحات پر مشتمل ہے جس میں آپ نے بتایا کہ آج پاکستان جیسے اسلامی ملک کو سیکولر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے جب کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا پاکستان بنانے کا مقصد ایک خالص اسلامی فلاحی ریاست قائم کرنا تھا۔ اس مقالہ میں آپ نے نظریہ پاکستان بیان کیا پھر اس کے بعد علامہ اقبالؒ کا خطبہ الہ آباد، تحریک پاکستان کے اسباب، تحریک پاکستان کا پس منظر اور قیام

پاکستان کے وقت کے اپنے چشم دید واقعات بیان کئے ہیں۔اس کے بعد پاکستان کے متعلق فرمودات قائد اعظم کو بیان کرتے ہوئے قائد اعظم کی بارہ تقاریر نقل کی ہیں جن میں سے پانچ تقاریر قیام پاکستان سے قبل کی اور سات تقاریر قیام پاکستان کے بعد کی ہیں۔اور ان سے یہ بات ثابت کی ہے کہ قائد اعظم جیسا پاکستان دیکھنا چاہتے تھے ویسا پاکستان بنانے کی کوشش کریں جس میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔[18]

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں دینی انقلاب کیسے آئیگا؟

پوری زندگی آپ کے دل کی یہ آرزو رہی کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے،اس سلسلہ میں تحریری طور پر اسلامی انقلاب کا طریقہ بھی بتایا۔آپ احتجاج اور جلوسوں کے ذریعے تبدیلی کے بالکل قائل نہ تھے بلکہ آپ نے ایک پر امن طریقہ تعلیم فرمایا۔جس کا حاصل یہ ہے کہ اولا اپنے اعمال بد سے توبہ کریں کیونکہ جیسے اعمال ہوتے ہیں ویسے حکمران اللہ رب العزت کی طرف سے مسلط کر دیے جاتے ہیں اور دوسرے نمبر پر ووٹ کا استعمال صحیح کریں دین دار عادل اور رحم دل آدمی کو ووٹ دیں۔چنانچہ آپ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

"اسلامی جمہوریہ پاکستان میں دینی انقلاب کیسے آئیگا؟ یہ ایک سوال ہے اس کا صحیح جواب تو دینی جماعتیں ہی دے سکتی ہیں جو اپنا منشور نظامِ اسلام۔نظام مصطفیٰ۔نظام خلافت راشدہ رکھتی ہیں۔لیکن عوام کی زبان پر اس تمنا کا اظہار کیا جارہا ہے کہ تمام دینی جماعتیں اتحاد کریں۔زبانِ خلق نقارۂ خدا۔کہ نقارۂ خدا بج چکا ہے کہ دینی جماعتیں اتحاد کریں ظاہر بات ہے کہ جب ہر ایک جو پاکستان سے محبت دین اور دینداروں سے محبت رکھتا ہے وہ دین اسلام کو اونچا دیکھنا چاہتا ہے وہ خواہش رکھتا ہے کہ دینی جماعتیں اتحاد کریں تو دینی جماعتوں کے سربراہ بھی ضرور اس سوچ میں ہیں کہ اتحاد کریں اور کیسے کریں؟ میری ذاتی رائے میں دینی انقلاب آئے گا نہیں بلکہ لایا جائے گا۔انقلاب لانے والی ذات اللہ رب العزت کی ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ[19]

اے اللہ بادشاہوں کے بادشاہ تو جس کو چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے جس سے تو چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے تیرے قبضہ میں سب بھلائیاں ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ[20]

یہ زمین اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔

دینی انقلاب بھی اللہ رب العزت ہی لائیں گے۔

خلاصہ یہ کہ اس سے دو باتیں واضح ہوئیں۔

ا۔ووٹ کا صحیح استعمال ۲۔اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے توبہ واستغفار

لہٰذا اگر ملک عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی عوام چاہتی ہے کہ ہم پر ۶۵ سال سے جو ظالم مسلط ہو رہے ہیں ان سے نجات حاصل کی جائے تو اس کا واحد راستہ توبہ واستغفار ہے۔عوام سے درخواست ہے کہ گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگیں۔"[21]

صدر پاکستان کی خدمت میں

شیخ الحدیثؒ نے یہ مضمون مرزائیت کے ملک میں انتشار پھیلانے اور اپنی دعوتی سرگرمیاں تیز کرنے کے حوالے سے ارباب اقتدار کو مطلع کرنے کے لئے لکھا اور صدر پاکستان سے گزارش کی کہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکا جائے اور دعوتی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور انہیں کلیدی عہدوں پر فائز نہ کیا جائے۔ چنانچہ آپ اپنے مقالہ میں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریکوں کا ذکر کرنے بعد رقمطراز ہیں:

"اب موجودہ حکومت کے کرنے کا کام یہ ہے کہ وہ قادیانیوں کو پابند بنائے کہ تم اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کرلو اور مسلمانوں کی اصطلاحات کو استعمال نہ کرو اور انہیں کلیدی اسامیوں سے فارغ کر کہ اقلیت کے مطابق حقوق دیے جائیں۔ یہ مسلمانوں کی اہم پوسٹوں پر فائز بھی ہیں اور اپنے آپ کو مظلوم بھی ظاہر کرتے ہیں۔ دیگر اقلیتیں بھی ملک میں بستی ہیں اپنے مذہب کے مطابق رسوم ادا کرتی ہیں ان کی طرح یہ بھی اقلیت بن کر رہیں۔ کوئی بھی سیاسی جماعت انہیں مسلمانوں کی سیٹ کی ٹکٹ دے کر ان کو اسمبلی میں پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ اور نہ ہی انہیں مخلوط انتخابات کے ذریعے اسمبلی میں جانے کا موقعہ دیا جائے بلکہ ان کی مخصوص نشستوں کے مطابق ان کو انتخابات میں شرکت کی اجازت دی جائے"(22)

توہین رسالت دہشت گردی ہے

کچھ عرصہ قبل جب تحفظ ناموس رسالت قانون میں ترمیم کا بل اسمبلی میں پیش کیا گیا تو آپ نے "توہین رسالت دہشت گردی ہے" کے عنوان سے ایک تفصیلی مقالہ لکھا۔ جس میں آپ نے دہشت گردی کی تعریف اور حقیقت اور ہر مذہب میں اس کے حرام ہونے کو ثابت کیا آپ نے فرمایا:

"لوگوں کو پریشان کرنا، حیرت زدہ کرنا یہ سب دہشت گردی کے مفہوم میں آتے ہیں تو جو آدمی رسالت مآب ﷺ کی گستاخی کر کہ مسلمانوں کو پریشان کرے وہ کیونکر دہشت گرد نہ ہوگا، اس مقالہ میں آپ نے قرآن و سنت اور دیگر مذاہب کی روشنی میں توہین رسالت کے حرام ہونے کو بیان کرنے کے بعد احادیث کی روشنی میں اس کی سزا بھی بیان کی۔ اور آخر میں مسلم حکمرانوں کو کہا کہ اقوام متحدہ میں توہین رسالت کا قانون پاس کرایا جائے تاکہ کسی بھی مذہب کے پیشوا کی توہین کر کہ ان کے متبعین کی دل آزاری اور اپنی عاقبت برباد نہ کی جائے "(23)

اپنے مقالہ کے آخر میں آپ ایک اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر یہ کہا جائے کہ اس قانون کا غلط استعمال ہو رہا ہے تو اس کا یہ حل نہیں کہ اس قانون کو ختم کر دیا جائے بلکہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مقدمہ درج کرنے کا طریقہ ہی ایسا اختیار کیا جائے کہ جس میں یہ شبہ ہی نہ رہے کہ قانون کا غلط استعمال ہوا ہے۔ اور اگر آپ کے نزدیک اس کا یہی حل ہے کہ اس قانون کو ختم کر دیا جائے تو پھر جتنے قوانین کا غلط استعمال ہو رہا ہے تو ان سب کو ختم کرنا پڑے گا مثلاً چوری، ڈاکہ، زنا اور قتل وغیرہ کے قوانین الخ"(24)

ایک طالب علم کی ایوان بالا میں حاضری

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ وقتاً فوقتاً ارباب اقتدار کو اصلاحی و نصیحتی خطوط ارسال فرماتے رہتے تھے جن میں پاکستان میں اسلامی قوانین کا نفاذ اور ظلم و ستم اور رشوت اور سود کو ختم کرنے کے لئے عملی اقدامات کرنے کی ترغیب دیتے۔ چنانچہ آپ نے ایک مقالہ بعنوان

"ایک طالب علم کی ایوان بالا میں حاضری" لکھا۔ جو بعد میں کتابچے کی شکل میں چھپا۔ جس میں آپ نے نبی کریم ﷺ کے فرمان الدین النصیحہ، النصیحۃ للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامۃ الناس(25) کو پیش کیا اور اس حدیث کا مکمل مفہوم اور حکمرانوں کے فرائض بیان کرتے ہوئے خلفاء راشدین کی عملی مثالیں پیش فرمائیں۔ اس مقالہ میں آپ نے ملک پاکستان کے مسائل کو بیان کرتے ہوئے ان کا حل بھی بتایا آپ نے اپنے اس مقالہ میں ایثار و ہمدردی کسانوں اور مزدوروں کے حقوق کی ادائیگی اور ملک سے کرپشن، ظلم و ستم اور خود غرضی کے رجحانات کو ختم کرنے پر زور دیا عدل کے قیام کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"قریب زمانہ کی بات ہے کہ مغلیہ خاندان نے ہندوستان پر ایک ہزار سال تک حکومت کی، تو ایک ہندو مؤرخ لکھتا ہے کہ "میں حیران ہوں کہ ایک اقلیت نے ہزار سال ہندو اکثریت پر کیسے حکومت کر لی" سوائے اس کے کوئی اور وجہ نہیں ہو سکتی کہ مسلم حکمرانوں نے اسلامی نظام عدل قائم کیا عادل کی حکومت کو بقاء ہوتا کیونکہ وہ ظل خداوندی میں ہوتا ہے" آخر میں فرماتے ہیں کہ "اس لئے ضروری ہے کہ ملک کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے عوام اور حکومت کا فاصلہ ختم کر کہ شیر و شکر بنایا جائے اور حضور ﷺ کی حدیث کے مطابق ہر طبقہ اپنی اپنی ذمہ داری کو پوری کرنے کی کوشش کرے(26)

حکومت الٰہیہ اور نظام مصطفی خلافت راشدہ کے آئینے میں

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ کا یہ مقالہ ۳۱ صفحات پر مشتمل ہے، جو آپ نے گزشتہ انتخابات کے قریبی مراحل میں تحریر کیا تھا۔ اس مقالہ میں آپ نے سب سے پہلے حقوق اللہ اور پھر اسلام کی نظر میں حقوق العباد کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے خلافت راشدہ سے اسلامی معاشرت کی چند مثالیں بیان کیں اس کے بعد آپ نے اسلامی نظام معیشت، تقسیم دولت اور اصول تجارت کو بیان کیا۔ بعدہ سود کے معاشرہ پر اثرات، اسلام اور اقلیتی آبادی کے حقوق، مزدوروں اور کسانوں کے حقوق اسلام کی نظر میں، بیت المال کی تقسیم اور وظائف میں مساوات، اسلام اور امن، اسلام اور عورت، مذاہب عالم میں عورت کا مقام، زمانہ جاہلیت میں عورتوں پر ظلم و ستم، مغربی تہذیب، حکومت کی معاشی ذمہ داری، اسلامی نظام معیشت اور سرمایہ دارانہ نظام کا تقابلی جائزہ اور اسلامی عادلانہ نظام کی خوبیاں جیسے قیمتی عنوانات پر روشنی ڈالی ہے، آخر میں تحریر فرماتے ہیں:

"بندہ نے یہ تحریر لکھ کر اسلامی نظام کی برکات کا اظہار کیا ہے تا کہ عوام اور عوامی نمائندے اس نظام رحمت یعنی اسلامی نظام کو مسلمان اور رحم دل عادل افراد کے حق میں ووٹ دے کر نافذ کرنے کی راہ ہموار کریں"(27)

پاکستان کو آفات سے بچائیں

آج کل معاشرے میں معاشی بحران کی مختلف وجوہات بیان کی جا رہی ہیں۔ مثلاً آبادی کی کثرت، حوادثات کا آنا وغیرہ جبکہ قرآن و سنت کی روشنی میں ناپ تول میں کمی، زناء اور دیگر گناہوں کو معاشی تنگی کا سبب بتایا گیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے اس موضوع پر بھی تفصیلی مقالہ لکھا آخر میں خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"خلاصہ یہ نکلا کہ دنیا کہتی ہے کہ آبادی کی کثرت سے رزق میں تنگی آتی ہے جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گناہوں کی کثرت سے رزق میں تنگی آتی ہے۔ اگر شعبہ حادثات پر نظر ڈالیں تو اموات کی کثرت کا ظاہری سبب ہم کسی حادثہ، دھماکہ، سیلاب، زلزلہ، یا آگ لگ جانا یا اور اس قسم کے اسباب بتلائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کثرت اموات کا باطنی سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو قرار دیا ہے۔ آقائے نامدار حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے اُس قوم میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ زنا کو اللہ تعالیٰ نے "فاحشۃ ومقتا" برائی اور اللہ رب العزت کی ناراضگی کا سبب بتلایا ہے۔ پاکستان کو آفتوں سے بچانے کے لیے ضروری

ہے کہ عوام اپنے طور پر مذکورہ بالا گناہوں کو ترک کریں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اختیار کریں۔ اور جن جرائم کی بیخ کنی حکومت اور عدلیہ کے ذمہ ہے یہ اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اُن گناہوں پر پابندی لگائیں اور جرائم کی جو اسلامی سزائیں ہیں وہ جاری کریں۔ اور قوم اپنے گناہوں پر کثرت سے استغفار کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ملک پر نازل ہو۔ اور ہم سب اللہ رب العزت کی ناراضگی کے سبب نازل ہونی والی آفات سے بچ سکیں "[28]

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کا تعارف:

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ نے اپنے پیچھے ہزاروں شاگرد، نیک اولاد اور اور پنی اصلاحی تحریریں بطور صدقہ جاریہ چھوڑیں۔ آپ کی تحریری خدمات میں سب سے نمایاں آپ کی صحیح بخاری کی شرح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ہے جو آپ کے دروس بخاری کا مجموعہ ہے۔ جسے مصادرِ اصلیہ کی طرف رجوع کرنے اور ترمیم واضافہ کے بعد شائع کیا گیا۔

الخیر الساری کی وجہ تالیف:

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے مولانا میمون احمد جالندھری[29] رقمطراز ہیں:

"حضرت شیخ الحدیثؒ نے عرصہ دراز بخاری شریف پڑھائی، بے شمار طلبہ نے فیض حاصل کیا، بہت سے طلبہ نے دوران درس ملفوظات اور درسی تقریر نقل کرنے کی سعادت حاصل کی، مولوی محمد ارشد سلمہ اللہ (حال مدرس مدرسہ عربیہ رائیونڈ) جو شوال المکرم ۱۴۰۹ھ میں مدرسہ عربیہ رائیونڈ سے درجہ موقوف علیہ پڑھ کر دورہ حدیث کے لئے جامعہ خیر المدارس ملتان حاضر ہوئے، موصوف انتہائی محنتی طالب علم تھے انہوں نے بھی ہمت کر کہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے دروس بخاری کو قلمبند کرنا شروع کیا یوں تین ضخیم جلدیں تیار ہو گئیں، سال کے اختتام پر یہ طالب علم قلمی نسخہ کی فوٹو کاپی حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کو دے گئے۔ طلبہ اس کی نقل کروالیتے تھے، ایک مرتبہ ایک ساتھی نے حضرت رحمہ اللہ کو بتلایا کہ یہ کاپی نقل کر کہ نظام الدین دہلی حضرت مولانا زبیر الحسن صاحب[30] کو بھیجی ہے تو حضرتؒ نے فرمایا کہ مجھے تشویش ہوئی کہ ایک تو میں کم علم ہوں اور دوسرا کتابت کی غلطیاں نشر ہو رہی ہیں، ان کو صاف کرنا چاہیے، حضرتؒ نے وقتاً فوقتاً اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا، لیکن مستقل طور پر کسی نے اس کی حامی نہ بھری، تا آنکہ مولانا خورشید احمد جامعہ خیر المدارس میں مدرس بن کر تشریف لائے اور بعد میں حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے، تو حضرتؒ نے اپنی خواہش کا اظہار ان سے بھی فرمایا تو انہوں نے سعادت سمجھتے ہوئے اس کام کا بیڑا اٹھالیا اور محنت شروع کر دی "[31]

الخیر الساری فی تشریحات البخاری کے مسودہ کی تیاری کے مراحل:

مولانا میمون احمد مسودہ کی تیاری کے مراحل کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"مولانا خورشید صاحب (مدرس جامعہ خیر المدارس) نے مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی درسی تقریر جو کہ حضرت والد ماجدؒ نے دوران درس قلمبند کی تھی اور والد صاحبؒ کی درسی تقریر جو کہ مولوی ارشد صاحب نے قلمبند کی تھی کو مدار بنایا اور نئے سرے سے مرتب کرنا شروع کیا، جب کتاب العلم تک مسودہ مکمل ہوا تو اس کو حضرتؒ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی حضرت! اب یہ چھپنے کے قابل ہو چکی ہے، حضرتؒ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میں تو کمزور اور بیمار ہوں، مجھ سے تو یہ کام نہیں ہو سکتا تھا، اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔ پھر اس کی نظر ثانی فرمائی اور اس کے بعد اس مسودہ کو حضرت مولانا شبیر الحق کشمیری صاحب اور مولانا شیر محمد صاحب[32] کے سامنے پیش کیا کہ اس پر ناقدانہ نظر کریں اور مفید مشوروں سے نوازیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ اس میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو نکال دیں۔ حضرت مولانا یحیٰ صاحب نے اس جلد کو کمپوز کیا اور یوں یہ جلد مکتبہ امدادیہ ملتان کے تعاون سے چھپی، اس کے بعد دو جلدیں اور اس

انداز میں چھپیں، لیکن اس کے بعد وہ مقام آگیا ہر حدیث کی شرح نہیں تھی تو حضرت نے مستقل متعین کر کہ شروح متداولہ کی طرف مراجعت کرتے ہوئے اس شرح کو لکھوانا شرع کیا۔ چوتھی جلد کتاب الجہاد کا مسودہ جامعہ خیر المدارس کے فاضل مولانا احسان الحق کو لکھوایا اور یہ جلد ابھی کمپوز ہو رہی تھی کہ مولوی اختر رسول صاحب نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ چنانچہ خدمت کے ساتھ ساتھ الخیر الساری کی تسوید اور کمپوزنگ کا کام ان کے سپرد ہوا انہوں نے گیارہ سال حضرت شیخ الحدیثؒ خدمت بھی کی اور الخیر الساری کی کتابت اور کمپوزنگ بھی۔ اب تک اس کی دس جلدیں چھپ چکیں تھیں کہ داعی اجل کا پیغام آگیا، گیارہویں جلد کا مسودہ تیار تھا وہ اب چھپ چکی ہے اور بارہویں جلد کا مسودہ لکھا گیا ہے اس پر بھی مزید کام جاری ہے (33)

الخیر الساری ایک نظر میں:

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ کی مشہور کتاب الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی ۱۱ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان کی اجمالی خاکہ درج ذیل ہے:

جلد اول	مقدمہ و باب بدء الوحی تا کتاب العلم کے ۱۹۵ ابواب
جلد دوم	ابتداء کتاب الوضوء تا اختتام کتاب التیمم
جلد سوم	کتاب الصلوۃ تا اختتام باب السمر مع الاہل والضیف
جلد چہارم کتاب الجہاد تا اختتام باب اثم الغادر البر والفاجر	
جلد پنجم	کتاب بدء الخلق تا اختتام باب حدیث الغار
جلد ششم	کتاب المناقب
جلد ہفتم	کتاب التفسیر از ابتداء تا سورۃ ابراہیم
جلد ششم	کتاب المناقب
جلد ہشتم	سورۃ حجر تا کتاب التفسیر کا بقیہ حصہ
جلد نہم	ابواب فضائل القرآن، کتاب النکاح، کتاب الطلاق اور کتاب النفقات
جلد دہم	کتاب المغازی
جلد یازدہم کتاب الاذان، کتاب الجمعہ، ابواب صلاۃ الخوف، کتاب العیدین، ابواب الوتر	

خلاصۃ البحث:

اس مقالہ میں اصلاح معاشرہ کے حوالہ سے شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ کی خدمات کو ذکر کیا گیا۔ اولاً شیخ الحدیث صاحب کا مختصر تعارف پیش کیا گیا۔ بعد ازاں آپ کی تدریسی، تحریری، معاشرتی و اصلاحی کاوشوں کا اجمالاً احاطہ کیا گیا۔ آپ کا انداز تدریس اور پھر اس کے بعد تدریس کی ابتداء، دارالافتاء میں خدمات، اور صحیح بخاری کی تدریس، صحیح بخاری پڑھانے والوں کے لئے حضرت شیخ کی ہدایات، مدرس اور طالب علم کی خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ نے ۶۹ سال جامعہ خیر المدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کا صحیح بخاری

پڑھانے کا زمانہ ۳۷ سال ہے۔ جس میں ہزاروں طالب علموں نے آپ سے صحیح بخاری پڑھی اور سینکڑوں علماء نے آپ سے اجازت حدیث حاصل کی۔ یہ حضرات اندرون وبیرون ملک دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کو ۱۰ سال مسجد نبوی میں حدیث پڑھانے کا شرف حاصل رہا۔ آپ مختلف مقامات پر وعظ وبیان اور درس قرآن وحدیث کے لئے تشریف لے جاتے تھے آپ کے وعظ وبیان سے ہزاروں لوگوں کی زندگیاں تبدیل ہوئیں اور سینکڑوں لوگوں کے عقائد ٹھیک ہوئے۔ اور آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر بیسیوں لوگ علم دین حاصل کر کے علماء اور فقہاء کی صف میں شامل ہوئے۔ جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

آپؒ کی تحریری خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے حکومت اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے آپ کے لکھے گئے مقالات کا جائزہ لیا گیا آپ ہمیشہ پاکستان میں امن کے خواہاں تھے اور آپ پاکستان کو مسجد کی طرح مقدس سمجھتے تھے۔ آپ کا نظریہ یہ تھا کہ رعایا اگر اپنے اعمال کی اصلاح کرلے اور ووٹ دیانتدار اور دین کا درد رکھنے والے امیدواروں کو دیں تو ملک میں بہت جلد تبدیلی آسکتی ہے۔ انہوں نے دینی جماعتوں اور مدارس واہل مدارس کی اصلاح کے لئے لکھے۔ آپ رحمہ اللہ دینی جماعتوں کے اتحاد کے لئے ہمیشہ فکر مند رہتے تھے اور جماعتوں کے سربراہان کو یہ فرماتے تھے کہ بجائے اس کے کہ کبھی کسی سیاست جماعت کے ساتھ اور کبھی کسی سیاسی جماعت کے الحاق کرنے کے تمام دینی جماعتیں متحد ہو کر ایک بڑی قوت بن کر اسمبلی میں جائیں۔ تاکہ جو ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اسکی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کی جاسکے۔ مدارس کے حوالہ سے ہمیشہ آپ تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانے کے فکر مند رہتے آپ کا نظریہ یہ تھا کتب احادیث میں تمام ابحاث ہر استاد پڑھائے ابحاث تقسیم نہ کی جائیں۔ اس سے صاحب کتاب کے مقاصد سے صحیح معنی میں استفادہ نہیں کیا جاسکتا۔ آخر میں آپ کی صحیح بخاری کی شرح الخیر الساری کا اجمالاً تعارف پیش کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

1۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیق، عمر رفتہ کی چند شیریں یادیں، ماہنامہ وفاق المدارس، مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ، گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان، شمارہ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ، جنوری ۲۰۱۶ء صفحہ ۲۰۔

2۔ ایضاً۔

3۔ مولانا عبد المجید مظاہری: آپ کا تعلق چشتیاں ضلع بہاولنگر سے تھا۔ مظاہر العلوم سہارنپور سے سند فراغت حاصل کی اور اُگی میں امامت وخطابت وتدریس کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ان کے ایک ہی بیٹے تھے مولانا عقیل الرحمٰن والد کی وفات کے بعد اُگی میں خدمت دین کرتے رہے اب وہ بھی فوت ہو چکے ہیں۔

4۔ مولانا فتح الدین: موصوف مولانا خلیل الرحمٰن انوری فیصل آبادی صاحب مدظلہ کے دادا اور حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے متوسلین میں سے تھے اور مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ اور مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب رائپوری رحمہ اللہ کے دوست تھے۔ مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ کے والد اُگی گاؤں میں ان کی زمین کاشت کرتے تھے۔

5۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیق، حالات زندگی، آفتاب احمد، خیر السوانح، ص ۵۴۰، ط ۱۴۲۷ء، ادارہ خیر المعارف، گلشن انوار، پرانا شجاع آباد روڈ، ملتان۔

6۔ مولانا خیر محمد جالندھری: آپ جید عالم دین اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے اجل خلیفہ تھے۔ ۱۹۳۱ء میں حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے مشورہ سے اپنا ادارہ جامعہ خیر المدارس کا آغاز کیا۔ ۱۹۴۷ میں قیام پاکستان کے بعد یہ مدرسہ ملتان شہر منتقل ہوا۔ مختصر علالت کے بعد ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ کو انتقال فرمایا دار الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان کے عقب میں ہی مقبرہ الخیر میں محو آرام ہیں۔ (ماہنامہ الخیر شعبان ورمضان ۱۴۰۷ھ جلد نمبر ۲ ص ۵، تفصیلی حالات کے لیے خیر السوانح از مولانا آفتاب احمد، یاد خیر از حافظ محمد اکبر شاہ بخاری؛ آثار خیر از مولانا محمد اسحاق۔

7۔ عمر رفتہ کی چند شیریں یادیں، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، شمارہ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ، جنوری ۲۰۱۶ء صفحہ ۲۶

8۔ مفتی محمد عبد اللہ ڈیروی: آپ کا آبائی علاقہ ڈیرہ غازی خان تھا۔ دار العلوم دیوبند کے جید فاضل اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شریعت و طریقت میں شاگرد تھے۔ ۱۹۴۹ء میں جامعہ خیر المدارس کے دار الافتاء کا شعبہ مفتی عبد اللہ ڈیروی کی نگرانی میں مستقل طور پر قائم کیا گیا جہاں آپ نے ۲۳ سال خدمات سرانجام دیں۔ ۷۳ برس کی عمر میں ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ شب جمعہ تہجد کے وقت خدا کے حضور پہنچ گئے۔ (ماہنامہ الخیر شمارہ شعبان المعظم ورمضان المبارک ۱۴۰۷ھ جلد نمبر ۴ ص ۶۰،۵۹)

9۔ مولانا محمد شریف کشمیریؒ: آپ جون ۱۹۰۵ میں موضع کپڑ (کشمیر) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ اشاعت العلوم چکوال سے حاصل کی کچھ عرصہ دار العلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی، صحت کی خرابی کی وجہ سے پاکستان واپس آکر مولانا شمس الحق افغانیؒ کے پاس بقیہ کتب مختلف مدارس میں پڑھیں۔ فراغت کے بعد تقریباً سات سال دار العلوم دیوبند پڑھایا۔

۱۹۵۱ھ میں جامعہ خیر المدارس سے منسلک ہوگئے۔ آپ کا وصال ۷ مئی ۱۹۹۰ کو ہوا، جامعہ عمر بن خطاب ملتان کے قریب قبرستان میں مدفون ہیں۔(تفصیل کے لیے دیکھیے ماہنامہ الخیر شعبان رمضان ۱۴۰۷ھ ج ۴ ص ۵۰ تا ۵۲)۔

10۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیق، عمر رفتہ کی چند شیریں یادیں، ماہنامہ وفاق المدارس، شمارہ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ، جنوری ۲۰۱۶ء صفحہ ۲۰

11۔ عثمانی، ابو عمار فیاض احمد، رفتید و لے نہ از دل ما، ماہنامہ الخیر ملتان (شیخ الحدیث نمبر)، شمارہ شوال تا محرم صفحہ ۶۱

12۔ صدیقی، حکیم خلیل احمد، وفات حسرت آیات، ماہنامہ الخیر ماہنامہ الخیر بیاد مولانا محمد صدیق، شمارہ شوال تا محرم صفحہ ۱۴، ۱۵۔

13۔ شکیل احمد، مفتی، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب پیکر عجز و نیاز، ماہنامہ الخیر (شیخ الحدیث نمبر)، شمارہ شوال تا محرم صفحہ ۱۹۷۔

14۔ بخاری، سید محمد کفیل، عظیم محدث، ماہنامہ نقیب ختم نبوت، صفحہ ۵،۶ شمارہ ماچ ۲۰۱۶، ناشر مجلس احرار اسلام، ملتان پاکستان۔

15۔ انٹرویواز مقبول احمد (متولی جامع مسجد قباء) بعد العصر، ۲۹ مئی ۲۰۱۶۔

16۔ انٹرویو بذریعہ ملاقات حاجی محمد علی، متولی جامع مسجد ابو بکر صدیق: ۱۳، ۱۱، ۲۰۱۶ بروز اتوار، بعد الفجر

17۔

18۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیقؒ، قائد اعظم کا پاکستان، ناشر مکتبہ امدادیہ، ملتان۔

19۔ آل عمران: ۲۵۔

20۔ ایضاً۔

21۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیقؒ، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں دینی انقلاب کیسے آیگا؟، ماہنامہ الخیر جمادی الاخری ۱۴۳۴ھ مئی ۲۰۱۳ صفحہ ۱۳، ۱۲۔

22۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیقؒ، صدر پاکستان کی خدمت میں، ماہنامہ الخیر ملتان، محرم الحرام ۱۴۳۲ھ ص ۲۷۔

23۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیقؒ، توہین رسالت دہشت گردی ہے ماہنامہ وفاق المدارس ملتان، ذوالحجہ، ۱۴۳۳ھ ص ۲۲۔

24۔ ایضاً۔

25۔ مسلم بن حجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی ۲۶۱ھ)، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ ﷺ (الصحیح المسلم)، رقم الحدیث ۵۵، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور۔

26۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیقؒ ایک طالب علم کی ایوان بالا میں حاضری، ناشر مکتبہ امدادیہ، ملتان۔

27۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیقؒ، حکومت الٰہیہ اور نظام مصطفیٰ خلافت راشدہ کے آئینہ میں، ص ۳۱، ناشر مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان۔

28۔ شیخ الحدیث، مولانا محمد صدیقؒ، اسلام کو آفات سے کیسے بچائیں، ماہنامہ الخیر شمارہ شوال المکرم تا محرم الحرام ۱۴۳۸ھ ص ۳۲۸ تا ۳۳۱۔

29۔ آپ شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ جامعہ خیر المدارس میں تدریس کے ساتھ ساتھ بطور ناظم دفتر تعلیمات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

30۔ آپ 30 مارچ 1950ء میں مولانا انعام الحسن کے گھر کاندھلہ میں پیدا ہوئے۔ 1969ء میں مظاہر العلوم سہارنپور سے فراغت حاصل کی۔ کاشف العلوم نظام الدین دہلی میں 25 سال صحیح بخاری پڑھانے کا شرف حاصل کیا۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد 1995ء میں تبلیغی جماعت کے عالمی امیر مقرر ہوئے۔ 18 مارچ 2014ء کو انتقال فرمایا۔ (روزنامہ نوائے وقت 28 مارچ 2014ء تفصیل کے لئے دیکھیے تذکرہ مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلوی، از مولانا محمود حسن ندوی، ناشر سید احمد شہید اکیڈمی، رائے بریلی۔)

31۔ جالندھری، میمون احمد، مولانا، میرے شیخ و مربی، میرے والدؒ، ماہنامہ الخیر (شیخ الحدیث نمبر) صفحہ ۱۱۰۔

32۔ دونوں حضرات جامعہ خیر المدارس ملتان میں استاذ الحدیث ہیں۔

33۔ جالندھری، میمون احمد، مولانا، میرے شیخ و مربی، میرے والدؒ، ماہنامہ الخیر (شیخ الحدیث نمبر) صفحہ ۱۱۱، ۱۱۰۔